14
بریفنگ پیپر نمبر

بریفنگ پیپر

برائے اراکین پارلیمنٹ

پلڈاٹ
جون 2004

پاکستان میں قومی اور صوبائی مقننہ کی حاکمیت کو تقویت دینے کا منصوبہ

آزادئ اطلاعات

www.pildat.org

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

بریفنگ پیپر

برائے اراکین پارلیمنٹ

پلڈاٹ

جون 2004

14

بریفنگ پیپر نمبر

پاکستان میں قومی اور صوبائی مقننہ کی حاکمیت کو تقویت دینے کا منصوبہ

آزادئ اطلاعات

www.pildat.org

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف

لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ

اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی۔پلڈاٹ

پاکستان کنسورشیم برائے تقویت مقنّنہ (پی ایل ایس سی)

اس کتابچے کی اشاعت امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی (USAID) کی مالی معاونت سے ممکن ہوسکی جو اس نے ایوارڈ نمبر 391-A-00-03-01012-00 کے تحت فراہم کی۔اس میں شامل آراء مصنف کی اپنی ہیں اور ضروری نہیں کہ یہ امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی (USAID) کے نظریات کی عکاس ہوں۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی۔پلڈاٹ

5۔اے ظفر علی روڈ، گلبرگ-V، لاہور 54000، پاکستان

جون 2004

مندرجات

اختصارات ومترادفات

پیش لفظ

مصنف کا سوانحی خاکہ

1۔	تعارف	09
2۔	پاکستان میں آزادیٔ اطلاعات کی صورتحال	10
3۔	آزادیٔ اطلاعات آرڈیننس 2002ء	10
4۔	فریقین کے نکتہ ہائے نظر	10
5۔	آزادیٔ اطلاعات سے متعلق قوانین	11
6۔	آزادیٔ اطلاعات کے قوانین اور پارلیمنٹ کا کردار	12
7۔	موجودہ ذرائع اطلاعات	12
8۔	عالمی اور علاقائی منظر نامہ	13
9۔	آزادیٔ اطلاعات آرڈی ننس 2002ء کا تجزیہ	13
10۔	پارلیمنٹ اور اراکین پارلیمنٹ کا کردار	15
11۔	سفارشات	16

حوالہ جات 18

جداول اور ضمیمے

جدول نمبر 1:	آزادیٔ اطلاعات آرڈیننس 2002ء کا تجزیہ	14
جدول نمبر 2:	آزادیٔ اطلاعات اور ذرائع ابلاغ سے متعلقہ قوانین: چند جنوب ایشیائی ممالک کا تقابلی جائزہ	15
ضمیمہ الف:	آزادیٔ اطلاعات آرڈیننس نمبر 2002ء سے اقتباسات (آرڈیننس نمبر XCVI-2002)	21
ضمیمہ ب:	وفاقی محتسب کے فیصلے کی نقل	23
ضمیمہ ج:	آزادیٔ اطلاعات کے ضوابط 2004ء (جن کا نوٹیفکیشن 21 جون 2004ء کو ہوا)	27

اختصارات ومترادفات

اے پی این ایس	آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
سی پی این ای	کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز
ایف او آئی 2002	فریڈم آف انفرمیشن آرڈی ننس (آزادئ اطلاعات)
ایم این اے (MNA)	ممبر نیشنل اسمبلی
نیپرا (NEPRA)	نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی
اوگرا (OGRA)	آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی
پیمرا (PEMRA)	پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی
پی پی پی پی	پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین
سارک (SAARC)	ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فار ریجنل کوآپریشن
سیفما	ساؤتھ ایشین فری میڈیا ایسوسی ایشن
یو این	یونائیٹڈ نیشنز (اقوام متحدہ)

پیش لفظ

آزادئ اطلاعات ایک بنیادی انسانی حق ہے جس کے لئے ہر ملک پر لازم آتا ہے کہ وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہو سکے، کوئی موثر نظام وضع کرے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آج کی دنیا میں ترقی پذیر ممالک کو درپیش نظام حکومت کے بڑے بڑے مسائل کا حل بھی یہی ہے۔ جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے اور ترقیاتی کاموں کو عوام کے مفادات کے تابع رکھنے کا عملی طریقہ یہی ہے کہ اطلاعات تک رسائی کے نظام کو قانونی تحفظ حاصل ہو۔ یو ایس ایڈ کی معاونت سے قائم پاکستان کنسورشیم برائے تقویت مقنّنہ۔ پی ایل ایس سی کے ایک رکن کی حیثیت سے پلڈاٹ نے یہ بریفنگ پیپر اس غرض سے تیار کیا ہے کہ پاکستان میں آزادئ اطلاعات کی حدود اور اس سے متعلقہ آرڈی ننسوں اور قوانین کا مطالعاتی تجزیہ کیا جائے۔

اس بریفنگ پیپر کا مقصد یہ ہے کہ ارکان پارلیمنٹ کو پاکستان میں آزادئ اطلاعات کے مسئلے، نیز آزادئ اطلاعات اور ذرائع ابلاغ سے متعلقہ رائج الوقت قوانین کی تفاصیل سے آگہی فراہم کی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ذرائع ابلاغ، سول سوسائٹی اور ماہرین، موجودہ صورتحال کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح پلڈاٹ ایک غیر جانبدار ادارے کی حیثیت سے اراکین پارلیمنٹ کو مسئلے کے ہر پہلو اور ہر نکتہ نظر سے آگاہ کرنے اور یوں انہیں مسئلہ کی تفہیم اور ان کے علم میں اضافے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

مصنف، پلڈاٹ اور اس کی محققین کی ٹیم نے اس دستاویزات کے مندرجات کے درست ہونے کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ تاہم اگر کہیں کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہو تو پلڈاٹ اس کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا کیونکہ اگر ایسا ہوا بھی ہے تو وہ ارادی نہیں۔

بریفنگ پیپر میں پیش کردہ نظریات مصنف کے اپنے ہیں اور پلڈاٹ، پی ایل ایس سی اور یو ایس ایڈ کا ان سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

لاہور

جون 2004ء

مصنف کا سوانحی خاکہ

جناب ظفراللہ خان اسلام آباد کے معروف سیاسی وابلاغی تجزیہ نگار ہیں جو سیاسی ابلاغ، سیاسی جماعتوں کی حکمت عملی اور حکومتی کارکردگی کے سلسلہ میں خصوصی مہارت کے حامل ہیں۔ وہ قومی، علاقائی اور بین الاقوامی اداروں کے زیراہتمام جمہوریت، سیاسی قیادت اور ابلاغ پر متعدد ورکشاپوں اور کورسز کی نظامت کر چکے ہیں۔ آپ نے 1995ء میں پاکستان میں ذرائع ابلاغ کی صورتحال اور آزادیٔ صحافت پر رپورٹ کا اجراء کیا۔ 2002ء میں انہوں نے ''بقا کی جدوجہد میں مصروف عمل سیاسی جماعتوں کی صورتحال'' پر ایک رپورٹ لکھی۔ وہ پاکستان کے چوٹی کے اخبارات اور الیکٹرانک ذرائع ابلاغ میں ایک صحافی کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ ان دنوں وہ اس ٹیم میں شامل ہیں جس نے اسلام آباد میں پاور 99، ایف ایم ریڈیو سٹیشن قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ مرکز برائے شہری تربیت پاکستان کے اعزازی ڈائریکٹر اور Friedrich Naumann Foundation پاکستان کے پراجیکٹ ڈائریکٹر ہیں۔ جناب ظفر اللہ خان نے برطانیہ کے لنڈن سکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس سے ابلاغ اور مواصلات میں ایم اے کیا ہوا ہے۔

1۔ تعارف

آزادئ اطلاعات ایک بنیادی انسانی حق اور تمام آزادیوں کی کسوٹی ھے۔
(اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی1946ء)

پارلیمنٹ، پریس اور عوام کو حکومتی اقدامات کے تجزیئے اور چھان بین کے لئے معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔صحیح اور بروقت معلومات کی بناء پر وہ فیصلہ سازی کے عمل میں بامقصد کردار ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور حکومت کے احتساب کے سلسلہ میں ان کی اہلیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

آزادئ اطلاعات کے جواز کا تعلق بنیادی طور پر حکومت کے عوام کے سامنے جوابدہ ہونے کے تصور سے ہے۔حکمرانی کے رائج الوقت ماحول میں متعدد غیر ریاستی عناصر بھی معاشرے اور شہریوں پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً بین الاقوامی مالیاتی اور ترقیاتی ادارے اور سرکاری و نجی کارپوریشنیں۔اطلاعات کی آزادانہ فراہمی سے شہریوں کو اپنے سیاسی اور معاشی فیصلوں تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔

شہریوں کے جاننے کے حق کو ان کے استحقاق کے طور پر عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہو رہی ہے اور پاکستان سمیت دنیا کے 57 سے زیادہ ممالک نے آزادئ اطلاعات کے قوانین[i] بنا کر اس حق کو باقاعدہ طور پر تسلیم کیا ہوا ہے۔ پاکستان سارک ممالک میں سے پہلا ملک ہے جس نے آزادئ اطلاعات کے قوانین متعارف کرائے ہیں۔

ایک جمہوری حکومت میں شفافیت کی توقع کی جاتی ہے تاکہ اس کے شہری انتظامیہ اور مقنّنہ کے اختیارات پر نگاہ رکھ سکیں اور حکومت کے ان اہم ستونوں کی اہلیت کا اندازہ لگا سکیں۔فراہمی معلومات کو جمہوریت کے لئے آکسیجن کی حیثیت حاصل ہے جو نہ صرف ملک کے شہریوں کے لئے ضروری ہے بلکہ یہ اچھی حکمرانی کے لئے شرط اول بھی ہے۔ بری حکومت کو اپنی بقا کے لئے معاملات خفیہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے نااہلیت، فضول خرچی اور بدعنوانیوں کو فروغ ملتا ہے۔[ii]

انتظامیہ کی نگرانی اور اسے جمہوری ادارے کے سامنے جوابدہ رکھنے کے لئے مقنّنہ کو ہر طرح کی معلومات تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔موثر پالیسیاں اپنانے اور اجتماعی بھلائی کے لئے قانون سازی کی غرض سے اراکین پارلیمنٹ کی اطلاعات تک رسائی انتہائی ضروری ہے۔عوامی نمائندگی، قانون سازی اور نگرانی کے سلسلہ میں اراکین پارلیمنٹ اطلاعات تک رسائی کے بغیر اپنے فرائض کما حقہ ادا نہیں کر سکتے۔معلومات کی بناء پر ہی حزب اختلاف سرکاری بنچوں اور انتظامیہ کو جوابدہ بنا سکتی ہے اور متبادل پالیسیاں تجویز کر سکتی ہے،اسی ضرورت کے پیش نظر دنیا بھر میں تقریباً ہر پارلیمنٹ میں وقفہ سوالات رکھا جاتا ہے۔

ذرائع ابلاغ کے لئے آزادئ اطلاعات کی اہمیت بالخصوص بہت زیادہ ہے کیونکہ معلومات تک رسائی کے ذریعے اس کی ساکھ بہتر ہوتی ہے،انہیں تفصیلی تجزیئے میں مدد ملتی ہے اور تحقیقی رپورٹنگ کے مواقع میسر آتے ہیں۔معلومات تک بروقت رسائی کے ذریعہ ہی ذرائع ابلاغ ایک چوکس محافظ اور جمہوری معاشرے میں اطلاعات کا انکشاف کرنے والوں کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر سول سوسائٹی کے لئے آزادئ اطلاعات کی اہمیت کئی چند ہے، جو معلومات کی بناء پر حالات کی وسیع تر تصویر دیکھ کر زیادہ تعمیری کردار ادا کر سکتی ہے۔

2۔ پاکستان میں آزادیٔ اطلاعات کی صورتحال

پاکستان میں اندازِ حکومت دورِ غلامی کی اس سوچ کا تسلسل معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو ان کی زندگیوں اور قسمت پر اثر انداز ہونے والے معاملات سے متعلق مکمل تاریکی میں رکھا جائے۔ اس عجیب طرزِ عمل نے حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لینے اور اس پر نگاہ رکھنے کے سلسلہ میں عوام کی صلاحیتوں کو گہنا دیا ہے اور انہیں پالیسی سازی کے عمل میں شرکت اور عوامی پالیسیوں کی تشکیل میں ان کے کردار سے محروم کر دیا ہے۔ اس نظام کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آج عوام میں سیاسی عمل، نظام اور ڈھانچے سے بیزاری اور لاتعلقی عام ہے۔

3۔ آزادیٔ اطلاعات کا آرڈیننس مجریہ 2002ء

صدر پاکستان نے 26 اکتوبر 2002ء کو آزادیٔ اطلاعات کا آرڈیننس جاری کیا جو فوری طور پر نافذ العمل ہو گیا۔[iii] یہ آرڈیننس 10 اکتوبر 2002ء کے انتخابات کے بعد اور قومی اسمبلی کے اجلاس اور نئی حکومت کی تشکیل سے قبل نافذ کیا گیا چنانچہ یہ پارلیمنٹ سے پاس نہیں کروایا گیا۔

26 اکتوبر 2002ء کو پریس کونسل آف پاکستان 2002ء، ہتک عزت کا آرڈیننس 2002ء اور پریس، اخبارات، نیوز ایجنسیوں اور کتابوں کی رجسٹریشن کا آرڈیننس 2002ء بھی جاری کر دیئے گئے۔ یہ قوانین جنہیں پہلے لیگل فریم ورک آرڈر اور بعد میں آئین کی 17 ویں ترمیم میں تحفظ دیا گیا تھا، قواعد وضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے عملاً نافذ نہ ہو سکے جو حکومت نے سرے سے تشکیل ہی نہیں دیئے تھے اور بالآخر آرڈیننسوں کے اجراء کے 20 ماہ بعد 21 جون 2004ء کو ان کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔

آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس مجریہ 2002ء کا مقصد یہ بتایا گیا کہ ''آزادیٔ اطلاعات اور شفافیت کو یقینی بنایا جائے تاکہ پاکستان کے شہریوں کو سرکاری ریکارڈ تک آسان رسائی میسر آ سکے اور تاکہ وفاقی حکومت کو اس کے متعلقہ اور ضمنی معاملات کے سلسلہ میں اپنے شہریوں کے سامنے زیادہ جوابدہ بنایا جا سکے''۔ لیکن شہریوں کے حق اطلاعات کی اہمیت تسلیم کرنے کے باوجود آرڈیننس میں ایسے داخلی، خارجی اور دفاعی معاملات کی طویل فہرست درج کر دی گئی ہے جن کو عوام کے سامنے افشا سے مستثنٰی قرار دیا گیا ہے۔ شہریوں کو انتظامی فیصلوں اور پالیسیوں کے پس منظر اور وجوہ جاننے کے حق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے کیونکہ آرڈیننس کے تحت فائلوں پر مندرج نوٹنگ، اجلاس کی کارروائی کی روداد اور عبوری رائے یا سفارشات بتانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (تفاصیل کے ملاحظہ ہو ضمیمہ الف)

آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس مجریہ 2002ء کا دائرہ کار صرف وفاقی حکومت تک محدود ہے کیونکہ اس میں نجی شعبے اور صوبائی حکومتوں اور اداروں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ تاہم لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء میں بعض ایسی دفعات موجود ہیں جن میں مقامی سطح پر معلومات کی رسائی کا حق فراہم کیا گیا ہے۔

4۔ فریقین کے نکتہ ہائے نظر

آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس مجریہ 2002ء کے بعد سے ہی ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی سمیت شرکائے مفاد ان آرڈیننسوں کے مندرجات، دائرہ کار اور غیر جمہوری دفعات پر اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کی نمائندہ تنظیمیں مثلاً آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے پی این ایس) دی کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز (سی پی این ای) پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (پی ایف یو جے) اور ساؤتھ ایشیا فری میڈیا ایسوسی ایشن (سیفما) بار بار نئے پریس قوانین کو یکطرفہ اور غیر جمہوری قرار دے چکی ہیں اور انہوں نے نئی پارلیمنٹ کے انتخابات ہو جانے کے باوجود ان قوانین کے انتظامیہ کی طرف سے اجراء کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔

یہ تنظیمیں، جن میں سول سوسائٹی تنظیمیں بھی شامل ہیں، مطالبہ کر رہی ہیں کہ ذرائع ابلاغ سے متعلق تمام قوانین نظرثانی کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کئے جائیں۔ یہ

تنظیمیں اس امر پر بھی زور دے رہی ہیں کہ ترقی پسندانہ متبادل پالیسیاں تشکیل دی جائیں۔ اے پی این ایس اور سی پی این ای نے آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں ترامیم تجویز کی ہیں اور مطالبہ کیا ہے کہ یہ ترامیم کی جائیں۔ یہ زیادہ تر شہریوں کے اس حق کو تسلیم کرنے سے متعلق ہیں کہ ان کی ریکارڈ اور حکومتی معاملات سے متعلق اطلاعات تک رسائی ہو، آزادئ اطلاعات آرڈیننس 2002ء کا دائرہ کار صوبائی حکومت، بلدیاتی اداروں اور عدالتوں، حکومتی محکموں کے ریکارڈ کی فہرست بندی اور انڈیکسنگ تک وسیع کیا جائے اور اس سلسلہ میں حکومت کا یکطرفہ اختیار ختم کیا جائے۔

اے پی این ایس اور سی پی این ای آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس میں اپنی مجوزہ ترامیم اور پریس کونسل آف پاکستان کی تشکیل کے معاملات پر وزارت اطلاعات کی ''عدم توجہی'' پر مسلسل سخت موقف کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ اے پی این ایس کا کہنا ہے کہ وفاقی وزیر اطلاعات اور وفاقی وزیر قانون کے ساتھ 7 نومبر 2002ء کو ایک مشترکہ اجلاس میں ان کے نکتہ نظر پر غور کیا گیا تھا اور تفصیلی مذاکرات اور بحث مباحثے کے بعد یہ طے ہوا تھا کہ وفاقی حکومت، اے پی این ایس اور سی پی این ای کی تجاویز کو نئے قواعد میں شامل کرے گی۔ اے پی این ایس نے اسے وفاقی وزارت اطلاعات کی بے حسی قرار دیا ہے کہ اکتوبر 2002ء میں آرڈیننس کا اجراء ہو جانے کے باوجود پریس کونسل آف پاکستان کی تشکیل کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ (دی نیشن اسلام آباد یکم اگست 2003ء)۔

کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز نے 11 ستمبر 2003ء کو ضابطہ اخلاق پر اپنی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا تا کہ سی پی این ای کے ارکان کے فیصلے کے مطابق صحافتی ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے لئے ضروری اقدامات کئے جا سکیں۔

5۔ آزادئ اطلاعات سے متعلق قوانین

ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے شرکائے مفاد کا کہنا ہے کہ اگرچہ آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس مجریہ 2002ء سے شفاف حکومت کے ایک نئے دور کے آغاز کے لئے ایک چھوٹی سی کھڑکی فراہم ہوئی ہے تاہم دور غلامی یا اس کے بعد کے درجن بھر قوانین نے اس کے دائرہ کار کو، محدود اور غیر موثر کر دیا ہے، جن میں آفیشل سیکریٹ ایکٹ 1923ء، پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867ء، ٹیلی گراف ایکٹ 1885ء، پریس (ہنگامی اختیارات) ایکٹ 1931ء، لازمی اشیاء پر کنٹرول کا آرڈیننس 1956ء، نیوز پیپر کنٹرول آرڈیننس 1971ء، ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان آرڈیننس 1961ء، کاپی رائٹ آرڈیننس 1962ء، پاکستان براڈ کاسٹنگ، کارپوریشن ایکٹ 1973ء، تحفظ امن عامہ کا آرڈیننس 1960ء، تعزیرات پاکستان 1860ء کی دفعات 124-A (شرانگیزی) 153-A&B (مختلف گروہوں میں دشمنی کے جذبات ابھارنا اور طلبہ کو سیاسی سرگرمیوں میں شرکت کی ترغیب دینا)، 292 (فحش کتابوں کی فروخت)، 499 تا 502 (ہتک عزت)، 505 (عوام کو شرانگیزی پر ابھارنے والی بیان بازی) اور ضابطہ فوجداری ایکٹ 1898ء کی دفعات 99-A (بعض مطبوعات کو ضبط کرنے اور اس کے لئے تلاشی کے وارنٹ جاری کرنے سے متعلق اختیارات) اور توہین عدالت ایکٹ شامل ہیں۔[iv]

ساؤتھ ایشیا فری میڈیا ایسوسی ایشن (سیفما) نے 2 جنوری 2004ء کو آزادئ اطلاعات آرڈیننس 2002ء، دی پریس، نیوز پیپر، نیوز ایجنسی اینڈ بکس رجسٹریشن آرڈیننس 2002ء، ہتک عزت کے آرڈیننس 2002ء، پریس کونسل آف پاکستان آرڈیننس 2002ء، الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری آرڈیننس 2002ء وغیرہ پر ایک جامع تنقیدی اعلامیہ جاری کیا۔ اعلامئے میں کہا گیا ہے کہ سابقہ مسودوں کی خامیوں اور خرابیوں کو دور کرنے کے بجائے آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء کے ذریعے اطلاعات تک رسائی غیر معمولی طور پر مشکل بنا دی گئی ہے، سرکاری ریکارڈ کی تشریح ختم کر دی گئی ہے، اطلاعات تک رسائی کو استحقاق اور حکومتی ہدایات سے مشروط کر دیا گیا ہے اور اطلاعات کی فراہمی سے انکار کے خلاف اپیل کے حق کو محدود کر کے درخواست گزار کے استحقاق کے استرداد تک کر دیا گیا ہے اور سرکاری ریکارڈ کو رسائی کے اصول سے مستثنیٰ کرنے کے فیصلے کو چیلنج کرنے یا اطلاعات کی فراہمی سے انکار پر عدالتی فورم پر آخری اپیل کے لئے کوئی شق نہیں رکھی گئی۔

موجودہ صورت میں آرڈیننس نہ تو آئین دی گئی ضمانتوں سے ہم آہنگ ہے اور نہ ہی انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے۔[v]

6۔آزادئ اطلاعات کے قوانین اور پارلیمنٹ کا کردار

آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء سمیت ذرائع ابلاغ اور اطلاعات سے متعلقہ بیشتر قوانین پارلیمنٹ میں پیش کئے بغیر یا تو فوجی حکومتوں نے جاری کئے ہیں یا وہ آزادی سے قبل کے برطانوی نوآبادیاتی دور سے مستعار لئے گئے ہیں۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں ابھی تک ملک کی اطلاعات یا ذرائع ابلاغ سے متعلق، بالفاظ دیگر شہریوں کو معلومات کے حق یا اطلاعات تک رسائی کے حق سے متعلق، پالیسی زیر بحث نہیں آئی۔

پارلیمنٹ میں آزادئ اطلاعات کی تحریک 1990ء کی دہائی میں شروع ہوئی جب سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے اس موضوع پر ایک پرائیویٹ بل پیش کیا۔ پاکستان کے قانون ساز اداروں میں ہفتے میں ایک دن پرائیویٹ ارکان کا دن ہوتا ہے لیکن کوئی پرائیویٹ بل پاس ہونے کی روایت بہت کمزور ہے۔

بعدازاں 1993ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے نواز شریف کیس میں رولنگ[vi] دی کہ اظہار رائے کے حق میں اطلاعات کے حصول کا حق شامل ہے۔ 29 جنوری 1997ء کو اس وقت کے صدر فاروق احمد خان لغاری نے عبوری دور میں ملک کا آزادئ اطلاعات کا پہلا آرڈیننس جاری کیا۔ مگر اس کی کوئی شق عملاً نافذ العمل نہ ہو سکی۔ 120 روز کے بعد آرڈیننس ختم ہو گیا۔[vii]

ایک مرتبہ پھر فوجی حکومت ہی کے دور میں، اگست 2002ء میں حکومت نے رائے عامہ جاننے کے لئے آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس کا مسودہ مشتہر کیا مگر اس پر بحث نامکمل رہی کیونکہ اس کے محرک، اس وقت کے وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغ جناب جاوید جبار مستعفی ہو گئے۔ 28 اکتوبر 2002ء کو آزادئ اطلاعات کا آرڈیننس جاری کر دیا گیا۔[viii]

متعدد خامیوں کے باوجود یہ قانون صحیح سمت میں ایک پہلا مگر چھوٹا قدم ہے۔ اس کے اجراء کے ڈیڑھ سال بعد 21 جون 2004ء کو حکومت کے انتظامی بازو نے اس قانون کے عملی نفاذ کے لئے مطلوبہ قواعد کار تیار کر کے ان کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اس سے پہلے 6 اپریل 2004ء کو وفاقی وزارت تجارت کے خلاف ایک شکایت پر کہ وہ اطلاعات کی فراہمی سے انکار کر رہی ہے، وفاقی محتسب نے، جو آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء کے تحت اپیلوں کی سماعت کی مجاز اتھارٹی ہے، یہ فیصلہ دیا کہ قواعد کار کی تیاری میں تاخیر کی بناء پر آرڈیننس کا نفاذ موخر نہیں کیا جا سکتا اور سرکاری اداروں کی قانونی ذمہ داری ہے کہ مطلوبہ معلومات فراہم کریں۔[ix] فیصلے کی نقل ضمیمہ ب میں ملاحظہ ہو۔

محترمہ شیری رحمان ایم این اے، پی پی پی نے 21 مئی 2004ء کو آزادئ اطلاعات کا ایک اور پرائیویٹ بل پیش کیا، جس کا مقصد ایک موثر قانون بنا کر موجودہ آرڈیننس کی تنسیخ ہے۔ وقت ہی بتائے گا کہ اس نئی پارلیمانی تحریک پر ذرائع ابلاغ سے متعلق قوانین پر پارلیمنٹ میں بحث ہوتی ہے یا نہیں۔

7۔موجودہ ذرائع اطلاعات

اطلاعات کی فراہمی کے متعدد معتدل ذرائع پاکستان میں پہلے سے موجود ہیں۔ متعدد محکموں نے ایسے افسر نامزد کر رکھے ہیں جو اسمبلی سوالات کے جوابات دینے کے لئے معلومات جمع کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے سرکاری ترجمان ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کے سوالات کے جواب فراہم کرتے ہیں۔ اگر اطلاعات تک سہل رسائی کے لئے تمام موجودہ ذرائع روبہ عمل لائے جائیں تو آزادئ اطلاعات ایک حقیقت کا روپ دھار سکتی ہے۔ تاہم حقیقی معلومات اور محض پراپیگنڈہ یا اعداد و شمار کے پلندوں کے درمیان امتیاز کرنا ضروری ہے۔ ملک میں فی الوقت معلومات کی فراہمی کے جو ذرائع موجود ہیں ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے:

1۔ پاکستان نے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیئے پر دستخط کر رکھے ہیں جو 10 دسمبر

آزادئ اطلاعات

1948ء کو جاری ہوا۔اس اعلامئے کے آرٹیکل 19 میں اطلاعات تک رسائی کے حق کا واضح تذکرہ ہے۔

2۔ پاکستان کے تینوں دساتیر 1956ء، 1962ء اور 1973ء میں اس اہم حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔
3۔ قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ کی چھان بین کرتی ہے۔
4۔ سالانہ بجٹ، جو قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں پیش کئے جاتے ہیں۔
5۔ پاکستان کا معاشی جائزہ۔
6۔ سرکاری نشریاتی اداروں پر تجارتی پالیسی کا اعلان۔
7۔ شماریات کے ڈویژن کی شماریاتی ائر بک۔
8۔ قومی دستاویزات۔
9۔ وزارت خارجہ کی ہفتہ وار بریفنگ اور کابینہ کے اجلاسوں کے بعد وزارت اطلاعات کی بریفنگ۔
10۔ لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کا لیگل لٹریسی پروگرام اور سالانہ رپورٹیں۔
11۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی رپورٹیں، سیاسی جماعتوں کے اکاؤنٹ اور اراکین اسمبلی کے اثاثوں کے گوشوارے۔
12۔ ای گورنمنٹ: حکومت کی مختلف وزارتوں اور ڈویژنوں کی ویب سائٹ: http://www.pakistan.govt.pk
13۔ اسمبلیوں اور سینٹ کے وقفہ ہائے سوالات۔
14۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر اسمبلیوں کے کھلے اجلاس اور ضلع، تحصیل اور یونین کونسلوں کے اجلاس۔
15۔ عدالتی کارروائی۔
16۔ انتظامی احکامات کے لئے گزٹ نوٹیفکیشن۔
17۔ وفاقی حکومت کے ضوابط کار کے ضوابط 25، 26 کے تحت وزارتوں کی رپورٹیں۔
18۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کا ڈیٹا بیس اور اطلاعاتی نظام جس کے تحت معمولی فیس کی ادائیگی پر میونسپل ریکارڈ اور دستاویزات کا معائنہ کیا جاسکتا ہے۔
19۔ کم از کم 6 ماہ میں ایک مرتبہ تحصیل ناظم کی کارکردگی کی رپورٹ۔

8۔عالمی اور علاقائی منظر نامہ

آزادئ اطلاعات کا تصور جدید سیاسی اداروں کے ارتقاء کے ساتھ منسلک ہے۔ آزادئ اطلاعات پر پہلا باقاعدہ قانون 1766ء میں سویڈن میں آزادئ صحافت کو یقینی بنانے کی غرض سے جاری کیا گیا۔ جہاں تک کھلی حکمرانی کا تعلق ہے، کولمبیا کا ضابطہ سیاسی و میونسپل نظم ونسق، جو 1888ء میں پاس ہوا اس سلسلے کا پہلا قانون ہے۔ امریکہ نے 1967ء میں آزادئ اطلاعات کا ایک جامع قانون بنایا۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد 1980ء کے عشرے میں متعدد ممالک نے ایسے قوانین بنائے۔

اکثر ممالک متعدد داخلی اور خارجی عوامل کی بناء پر آزادئ اطلاعات کے قوانین بنانے پر مجبور ہوئے۔ آزادئ اطلاعات پر 2004ء میں کئے جانے والے عالمی سروے[x] کے نتیجے میں ایسے چار عوامل سامنے آئے جن میں کرپشن میں کمی اور نظام میں زیادہ جوابدہی لانے کے لئے عالمی بنک کی طرف سے پڑنے والا بین الاقوامی دباؤ بھی شامل ہے۔ اس پر مستزاد اطلاعات اور مواصلات کی ٹیکنالوجیز میں فقید المثال ترقی اور ایجادات ہیں جن کے نتیجے میں عوام، تجارتی حلقوں اور سول سوسائٹی گروہوں کی طرف سے معلومات کی مانگ میں اضافہ ہے۔ حکومتوں کے اندر ای گورنمنٹ کے تصور سے جدید اور مستعد حکومت کی ضرورت کا احساس اجاگر ہوا ہے۔

9۔آزادئ اطلاعات آرڈیننس 2002ء کا تجزیہ

آرٹیکل XIX[xi] ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو دنیا بھر میں اطلاعات تک رسائی کے فروغ کے لئے کام کر رہی ہے، اس نے آزادئ اطلاعات کے قوانین کے 9 اصول بیان کئے ہیں۔ ان اصولوں کی بناء پر آزادئ اطلاعات کے کسی قانون کے موثر ہونے کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جدول نمبر 1 ان اصولوں کی بنیاد پر پاکستان آزادئ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔

بہت سے ممالک میں جمہوری تبدیلیوں کے نتیجے میں بھی آزادئ اطلاعات کو بنیادی

جدول نمبر 1 آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء کا تجزیہ		
نمبر شمار	**آرٹیکل XIX کا اصول**	**آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002 کی صورتحال**
1	زیادہ سے زیادہ انکشاف	آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں اطلاعات کی پانچ اقسام تک رسائی کا حق دیا گیا ہے اور اطلاعات کی بیس اقسام کو رسائی کے حق سے مستثنٰی قرار دیا گیا ہے۔
2	اہم معلومات کی اشاعت کی ذمہ داری	اس کی سہولت پہلے ہی آئین اور وفاقی حکومت کے ضوابط کار (ضابطہ 25، 26)، حکومت کی ویب سائٹ اور رپورٹوں وغیرہ کی صورت میں موجود ہے۔
3	کھلی حکومت کا فروغ	حکومتی کمیٹیاں موجود ہیں۔
4	استثناء کا واضح ذکر ہونا چاہئے	آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں 20 استثناء دیئے گئے ہیں۔
5	درخواستوں پر تیزی سے کارروائی ہو	آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں درخواستیں منظور یا مسترد کرنے کے لئے 21 دن کا وقت رکھا گیا ہے۔ اپیل پر فیصلے کے لئے وقت کا تعین نہیں کیا گیا۔
6	اطلاعات کے حصول کی فیس مناسب ہونی چاہئے	آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں مناسب فیس کا ذکر ہے۔
7	اجلاس کھلے عام ہونے چاہئیں/عوامی سماعتیں ہوں	سہولت موجود ہے (اسمبلی کے اجلاس، عدالتی کارروائی، عوامی سماعتیں) مگر قانون اس سلسلہ میں خاموش ہے۔
8	جو قوانین رسائی سے ہم آہنگ نہ ہوں وہ منسوخ کئے جائیں یا ان میں ترمیم کی جائے	آزادیٔ اطلاعات کے آرڈیننس 2002ء میں آفیشل سیکرٹ ایکٹ جیسی پابندیاں نہیں ہیں۔
9	اطلاعات کا انکشاف کرنے والوں کو تحفظ فراہم کیا جائے	آزادیٔ اطلاعات کا آرڈیننس 2002ء اس سلسلہ میں خاموش ہے۔ تاہم آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے آرٹیکل 5 میں خفیہ معلومات رکھنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔

حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ مختلف ممالک میں کرپشن کے سکینڈلوں کا ناسور بھی آزادیٔ اطلاعات کے کلچر کے ذریعے شفافیت بروئے کار لانے کی ضرورت کا احساس اجاگر کرنے کا موجب بنا ہے۔ جہاں تک بعض اقسام کے ریکارڈ کو استثنٰی دینے کا تعلق ہے، عالمی سروے میں مختلف ممالک میں قومی سلامتی، بین الاقوامی تعلقات، ذاتی پرائیویسی، تجارتی رازوں، قانون کے نفاذ اور امن عامہ کے تحفظ کے سلسلہ میں حیرت انگیز مشابہت دیکھنے میں آئی۔ پاکستان، برطانیہ، امریکہ اور بھارت کے آزادیٔ اطلاعات کے قوانین کے تقابلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ان تمام ممالک میں اس صورت میں اطلاعات کی فراہمی سے استثنٰی فراہم کیا گیا ہے جب معلومات کا اخفا سرکاری یا قومی مفاد میں ہو۔[xii]

جنوبی ایشیا میں پاکستان پہلا ملک تھا جس نے آزادیٔ اطلاعات کا قانون نافذ کیا۔ بھارت نے اس کی تقلید کی۔ سری لنکا، بنگلہ دیش اور نیپال میں ایسے قوانین کے نفاذ کی کوششیں جاری ہیں کیونکہ تقریباً ان تمام ممالک کے دساتیر میں آزادیٔ اظہار کو تسلیم کیا گیا ہے۔ تاہم بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان اور سری لنکا میں آفیشل سیکرٹ ایکٹ بھی آئین کا حصہ ہے۔

10۔ پارلیمنٹ اور اراکین پارلیمنٹ کا کردار

پاکستان میں پارلیمنٹ میں شاید ہی کبھی ملک کی اطلاعات وصحافت سے متعلق پالیسی زیر بحث آئی ہو۔ صحافتی قوانین تبدیل کرنے اور آزادیٔ اطلاعات کو یقینی بنانے کے لئے تین مرتبہ اہم کوششیں کی گئیں جو یا تو غیر منتخب نگران حکومتوں کے دور میں ہوئیں یا

جدول نمبر 2: آزادیٔ اطلاعات اور صحافتی قوانین: چند جنوب ایشیائی ممالک کا تقابلی جائزہ

ملک کا نام	آزادیٔ اظہار کی آئینی ضمانت	آزادیٔ اطلاعات کا قانون	آفیشل سیکرٹ ایکٹ	پریس کونسل	پریس رجسٹریشن قوانین	صحافیوں کی تنخواہوں سے متعلق قوانین
بنگلہ دیش	موجود ہے	نہیں ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے
بھارت	موجود ہے	موجود ہے*	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے
پاکستان	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے
سری لنکا	موجود ہے	نہیں ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے	موجود ہے

* جنوری 2003ء میں منظوری ہوا مگر اب تک نافذ العمل نہیں ہوا۔ اس وقت تک 8 ریاستوں میں آزادیٔ اطلاعات کے الگ قوانین موجود ہیں۔

ماخذ: انٹرنیشنل فیڈریشن آف جرنلسٹس رپورٹس (http://www.ifj.org) اور (http://www.presscouncils.org)

جہاں تک صحافتی قوانین کا تعلق ہے، سری لنکا میں پریس سے شکایات کا ایک آزاد کمیشن اور رضاکارانہ ضابطہ اخلاق موجود ہے جبکہ بھارت میں ایک نیم عدالتی پریس کونسل قائم ہے۔ بھارت میں بہت سی صحافتی تنظیموں مثلاً ٹائمز آف انڈیا نے اپنے ضابطہ اخلاق اور شکایات کے ازالے کے اندرونی نظام قائم کر رکھے ہیں۔ سری لنکا میں ایک پارلیمانی مجلس منتخبہ نے 1997ء میں تجویز پیش کی کہ سری لنکا پریس کونسل لاء کو منسوخ کر دیا جائے اور 2000ء میں ایڈیٹرز گلڈ آف سری لنکا، نیوز پیپر (مالکان) سوسائٹی سری لنکا اور فری میڈیا موومنٹ نے صحافیوں کے لئے ایک مشترکہ ضابطہ پیشہ وارانہ امور اپنانے اور رضاکارانہ پریس شکایات کمیشن بنانے پر اتفاق کیا۔ بنگلہ دیش میں 1974ء میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعہ پریس کونسل قائم کی گئی اور ایک ضابطہ اخلاق متعارف کرایا گیا۔ سری لنکا میں 2002ء میں ایک پارلیمانی مجلس منتخبہ اور کابینہ کی ایک سب کمیٹی نے آزاد میڈیا پالیسی تیار کرنے کیلئے کام کیا۔

جنرل پرویز مشرف کی فوجی حکومت کے دور میں۔ پہلی انقلابی تبدیلی 1963ء کے بدنام زمانہ پریس آرڈیننس کی تنسیخ اور نئے آرڈیننس کا نفاذ تھا۔ یہ تبدیلی 1988ء میں صدر غلام اسحاق خاں کے دور میں کی گئی، جنہوں نے 17 اگست سے 2 دسمبر 1988ء تک وزیراعظم کے بغیر حکومت چلائی۔ دوسری تبدیلی جنوری 1997ء میں نافذ ہونے والا آزادیٔ اطلاعات کا آرڈیننس تھا جو جلد ہی ختم ہو گیا۔ 14 فروری 1997ء کو الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس نافذ کیا گیا۔[xiii]

صحافتی قوانین میں تبدیلی کی تیسری لہر مارچ 2002ء میں شروع ہوئی جب پیمرا وجود میں آیا، یہ لہر اکتوبر 2002ء کو اس وقت اختتام پذیر ہوئی جب ایک انتظامی حکم کے ذریعے میڈیا سے متعلق قوانین کا ایک پیکیج نافذ کیا گیا۔

ملک کے سب سے اعلیٰ قانون ساز ادارے کی حیثیت سے پارلیمنٹ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا میدان واپس چھینے اور بحث مباحثے کے بعد ملک کے لئے آزادیٔ اطلاعات کا قانون اور جامع میڈیا پالیسی تشکیل دے۔ ہر ملک کی طرح پاکستان میں

بھی اطلاعات اور صحافت کے میدان میں قابل عمل متبادل پالیسی صرف سیاسی مباحثے کے نتیجے میں اتفاق رائے پیدا کر کے ہی تیار کی جا سکتی ہے۔

11۔سفارشات

(الف) رسائی کا نظام متعارف کرانے کے لئے قانون سازی ایک بیش قیمت ابتدائی قدم ضرور ہے مگر محض اتنا کافی نہیں۔ اپنی نگرانی کی ذمہ داریوں کے تحت پارلیمنٹ کو چاہئے کہ انتظامیہ کی طرف سے اس قانون پر ہر پہلو سے مکمل طور پر عملدرآمد کو یقینی بنائے۔ متصادم قوانین میں ترامیم کی جانی چاہئیں۔ کھلی حکومت کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے لئے آزاد منصفوں کی ضرورت ہے جو کارکردگی کا جائزہ لیتے رہیں، تنازعات کی منصفی کریں، رائے عامہ کی تربیت کریں اور افسر شاہی کو قابل تعریف اقدامات کی ترغیب و تربیت دیں اور پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیاں اس سارے عمل کی نگرانی کریں۔

(ب) سب سے پہلے تو خود پارلیمانی ادارے اطلاعات کی خوشدلی کے ساتھ فراہمی کی مثال قائم کریں۔ پارلیمنٹ کے سیکرٹریٹ اور پارلیمانی پارٹیاں اہم دستاویزات اور مواد تک صحافیوں کی رسائی میں مدد دیں۔ پارلیمانی اجلاسوں کے آغاز اور اختتام پر تفصیلی بریفنگ دینے کا کلچر پارلیمنٹ اور پارلیمانی جماعتوں کی کارکردگی سامنے لانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

(ج) پارلیمنٹ اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کو اپنی سال بھر کی کارکردگی پر رپورٹوں کی تیاری اور اجراء کو معمول بنانا چاہئے۔ دوسرے ریاستی اور غیر ریاستی اداروں کی رپورٹوں کے انداز میں ان رپورٹوں کا اجراء پارلیمنٹ اور عوام کے مابین ایک اہم نکتہ اتصال ثابت ہو سکتا ہے اور اس سے ان اسمبلیوں کی کارکردگی بھی عوام کے سامنے آئے گی، جس سے عوام بالعموم بے بہرہ رہتے ہیں۔ سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کی مجالس کو بھی اپنی سالانہ رپورٹوں تک عوام کی رسائی کا یہی طریق کار اپنانا چاہئے۔

(د) عوام کی رسائی کو یقینی بنانے کے لئے پارلیمانی ویب سائٹس بھی ایک کارآمد ذریعہ ہیں۔ ان ویب سائٹس میں اجلاسوں کی کارروائی براہ راست ویب کاسٹ کی جانی چاہئے۔ مزید برآں کارروائی کی دستاویزات تک رسائی آسان بنائی جائے۔ دوسرے ممالک کی پارلیمانی ویب سائٹس کی طرح عوام کی آگہی کے لئے پاکستان کی پارلیمانی ویب سائٹس میں بھی ''لنک'' متعارف کرائے جانے چاہئیں مثلاً پارلیمنٹ کا تعارف اور پارلیمنٹ کے طریق کار پر عوام کے استفادے کے لئے بنیادی تحقیقی مقالے۔ پنجاب اسمبلی کی ویب سائٹ (www.pap.gov.pk) پاکستان کی پہلی پارلیمانی ویب سائٹ ہے جس میں دیگر متعلقہ معلومات کے علاوہ اسمبلی کے اجلاسوں کی کارروائی براہ راست ویب کاسٹ کی جاتی ہے۔ پارلیمنٹ کو چاہئے کہ تمام دستیاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کو استعمال میں لا کر تازہ ترین، کھلی اور معلومات افزا ویب سائٹس کے فروغ کے ذریعے شفافیت اور عوامی رسائی کی فراہمی میں پہل کرے۔ پارلیمانی ویب سائٹس کے ذریعے ایوان کی رواں کارروائی میں دلچسپی رکھنے والی کمیونٹی کے ساتھ رابطے کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

(ر) پارلیمانی پریس گیلری کو بھی تقویت فراہم کرنے کی ضرورت ہے اور اسے اطلاعات کی فوری ترسیل کے لئے سہولتیں فراہم کی جانی چاہئیں۔

(س) پارلیمانی اداروں کی کارروائی اور اراکین اسمبلی کی کارکردگی سے متعلق شہریوں کے علم اور معلومات میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ اسمبلیوں کی کارروائی سرکاری نشریاتی اداروں اور نجی ٹی وی چینلوں پر براہ راست نشر/ ٹیلی کاسٹ کی جائے۔ دوسرے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر جمہوری ممالک مثلاً برطانیہ، امریکہ، جرمنی اور بھارت کی طرح پاکستان میں بھی اسمبلیوں اور مجالس قائمہ کی اجلاسوں کی کارروائی ٹیلی کاسٹ کرنے کے لئے ایسے ٹی وی چینل ہونے چاہئیں جو صرف پارلیمانی کارروائی کے لئے مخصوص ہوں۔

(ش) مجالس قائمہ اور مجالس منتخبہ کے جن اجلاسوں کے بند کمرے میں کرنے کا جواز نہ ہو ان میں صحافیوں اور عوام کو شرکت کی اجازت ہونی چاہئے۔

(ص) موجودہ صحافتی قوانین پر بحیثیت مجموعی پارلیمانی نظر ثانی کی ضرورت ہے اور پارلیمنٹ میں تفصیلی بحث کے بعد ملک کی نئی میڈیا پالیسی تشکیل دی جانی چاہئے۔

پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ ان تمام قوانین کو منسوخ کر دے یا ان میں ترامیم کرے جو آزادیٔ اطلاعات میں رکاوٹ ہیں یا جو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ صحافت پر غیر ضروری قدغنیں لگاتے ہیں۔

(ض) صوبائی اسمبلیوں کو صوبائی حکومتوں اور محکموں سے متعلق آزادیٔ اطلاعات کے قانون پاس کرنے میں پہل کرنی چاہیئے۔

(ط) ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیئے جو مختلف دستاویزات کی درجہ بندی کے معیاروں کا ازسرنو جائزہ لے اور ان میں ترامیم تجویز کرے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سرکاری فائلوں موجود تقریباً ہر دستاویز کو خفیہ یا ممنوعہ دستاویز کا درجہ حاصل ہے۔

(ظ) پاکستان میں قوانین تیار کرتے وقت ان کے مالی مضمرات پر شاذ ہی دھیان دیا جاتا ہے۔ آزادیٔ اطلاعات کے کلچر کا تقاضا ہے کہ ریکارڈ کیپنگ کو بہتر بنایا جائے اور ان کی انڈیکسنگ اور نظم ونسق کو عوام دوست بنایا جائے۔ اس کام کے لئے بھاری انسانی اور مالی وسائل کی ضرورت ہے۔ پارلیمنٹ کو چاہیئے کہ آسان رسائی اور شفافیت کا کلچر بروئے کار لانے کے لئے مطلوبہ وسائل مختص کرے۔

حوالہ جات

i. David Banisar, Freedom of Information and access to government record laws around the world, May 2004. (Available at http://www.privacyinternational.org)
ii. The Public's Right to Know: Principles on Freedom of Information Legislation (Article XXI, June 1999)
iii. http://www.privacyinternational.org/countries/pakistan/pk-foia-1002.html
iv. Javed Jabbar and Qazi Faez Isa, Mass Media Laws and Regulations in Pakistan, AMIC (1997) offer the texts and analysis of all these laws. However for new media related laws see, Grace Under Pressure, Pakistan State of Media and Press Freedom Report 2002-03 by Green Press and Internews.
v. Complete Text of SAFMA's National Media Declaration available at: http://www.southasianmedia.net/conference/National_Conference/index.htm
vi. Nawaz Sharif vs. President of Pakistan, PLD 1993 SC473.
vii. Article 89 of 1973 Constitution explains the life of an ordinance promulgated by the President
viii. For detailed history see a case study on Pakistan by I. A. Rehman in Global Trends on the Right to Information: A Survey of South Asia, July 2001 (http://www.humanrightsinitiative.org)
ix. The verdict came as a result of a complaint by Consumers Rights Commission of Pakistan and Center for Civic Education Pakistan on April 6, 2004. CRCP and CCE embarked on a campaign to seek information from various federal government institutions by invoking FOI-2002 and succeeded in getting the requested information. Copy of verdict attached as Appendix B.
x. http://www.freedominfo.org/survey.htm
xi. The Public's Right to Know: Principles on Freedom of Information Legislation available at the Thematic and Standard setting Publications section of http://www.article19.org
xii. Comparison of Information Laws, The News International (Islamabad Edition) Tuesday, June 22, 2004
xiii. Javed Jabbar and Qazi Faez Isa, Mass Media Laws and Regulations in Pakistan, AMIC (1997) P. 61

ضمیمے

ضمیمہ۔الف

Excerpts from the Freedom of Information-2002 Ordinance (Ordinance No XCVI of 2002)

Type of Information available under FOI-2002

7. Declaration of public record.- Subject to the provision of section 8, the following record of public bodies are hereby declared to be the public record, namely:-

a) Policies and guidelines;
b) Transactions involving acquisition and disposal of property and expenditure undertaken by a public body in the performance of its duties;
c) Information regarding grant of licenses, allotments and other benefits and privileges and contract and agreements made by a public body;
d) Final orders and decisions, including decisions relating to members of public; and
e) Any other record which may be notified by the Federal Government as public record for the purposes of this Ordinance.

Type of Information exempted under FOI-2002

8. Exclusion of certain record. - Nothing contained in section 7 shall apply to the following record of all public bodies, namely:-

a) Notings on the files;
b) Minutes of meetings;
c) Any intermediary opinion or recommendation;
d) Record of the banking companies and financial institutions relating to the accounts of their customers;
e) Record relating to defence forces, defence installations or connected therewith or ancillary to defence and national security;
f) Record declared as classified by the Federal Government;
g) Record relating to the personal privacy of any individual;
h) Record of private documents furnished to a public body either on an express or implied condition that information contained in any such documents shall not be disclosed to a third person; and
i) Any other record which the Federal Government may, in public interest, exclude from the purview of this Ordinance.

15. International Relations.-

(1) Information may be exempt if its disclosure would be likely to cause grave and significant damage to the interests of Pakistan in the conduct of international relations.
(2) In the Section, “international relations” means relations between Pakistan and:
  a) The government of any other foreign State; or
  b) An organisation of which only States are members.

16. Disclosure harmful to law enforcement. - Information may be exempt if its disclosure is likely to:

a) Result in the commission of an offence;

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

5-A ظفر علی روڈ، گلبرگ V، لاہور۔ 54000، پاکستان
فون: (+92-42) 111 123 345 فیکس: (+92-42) 575 1551
یو آر ایل: www.pildat.org ای میل: info@pildat.org